بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

خاص نمبر ۲۲ خطبہ

یوم دوشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۷ ماہ وفا ۱۳۲۶ھ | ۱۶ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۷ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½۸ بجے شب کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کو آج بخار کی شکایت رہی۔ درجہ حرارت ۱۰۳ تک بڑھ گیا۔ اس وقت نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

خطبہ جمعہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صحت اور بیماران رحمت کیلئے پرزور دعائیں کیجائیں

خدائی فیصلہ ہو چکا تھا کہ آگ کی لڑائی لڑی جائے

قرآن پڑھو اور اس کو دنیا میں پھیلاؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ چودہری فیض احمد صاحب گجراتی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور اب وہ بہت ہی کمزور ہو چکے ہیں۔ اور دو دن سے ان پر قریباً بیہوشی کی سی حالت طاری ہے۔ ہماری جماعت ابھی تک بہت سی تربیت کی محتاج ہے۔ اور تربیت کے لئے صحابہ کا وجود بہت ضروری ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

بہت تھوڑے سے صحابہ

باقی رہ گئے ہیں۔ خصوصاً ایسے صحابہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ کے حالات سے واقف ہیں۔ اور جنہوں نے آپ کے ابتدائی ایام سے ہی آپ کی صحبت سے فیضان حاصل کئے تھے۔ ان کی تعداد تو بہت ہی کم باقی رہ گئی ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کا وجود جماعت کی ایک قیمتی دولت ہے اور جتنا جتنا یہ لوگ کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اتنا ہی جماعت کی روحانی ترقی بھی خطرہ میں پڑتی چلی جاتی ہے۔ اور چونکہ صحابہ کا وجود ایک قومی دولت اور قومی خزانہ ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کے افراد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر

خاص طور پر دعائیں

کریں۔ تاکہ یہ خزانہ ہمارے ہاتھوں سے جاتا نہ رہے۔ اور اللہ تعالےٰ صحابہ کے وجود کو ایک لمبے عرصہ تک قائم رکھے۔ تاکہ جماعت ایسے مقام پر پہنچ جائے۔ کہ وہ روحانی طور پر اپنے پاؤں پر آپ کھڑی ہو سکے۔ اور جماعت کے اندر ایسے نئے وجود پیدا ہو جائیں۔ جو اپنی قربانی اپنے اخلاص اور اپنے تقوےٰ کے لحاظ سے صحابہ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہوں۔ جہاں تک مالی اور جانی قربانیوں کا تعلق ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے اندر ایسے نوجوان کثرت کے ساتھ پیدا ہو چکے ہیں۔ جو

جانی اور مالی قربانیاں

کرنے والے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ دل کے اندر بہت زیادہ جوش بھی پایا جاتا ہے۔ مگر روحانی رنگ ظاہری قربانیوں سے جدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرنا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

اس کے کلام پر غور کرنا اسکی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور دوسروں کے اندر بھی ان صفات کو پیدا کرنا اس کا نام روحانیت ہے۔ محض قربانیاں تو غیر اقوام اور غیر مذاہب کے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو چیز دنیا کی دوسری قوموں کے اندر نہیں پائی جاتی۔ اور

صرف الٰہی جماعتوں میں

ہی پائی جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی محبت اور صفات الٰہیہ کو اپنے اندر جذب کرنا اور لوگوں کو ان چیزوں کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اور یہی اصل روحانیت ہے۔ اس کے بعد دوسری چیزوں کا نمبر آتا ہے۔

اس کے بعد میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس دفعہ جس قسم کی

شدت کی گرمی

پڑی ہے۔ اس نے عام صحتوں کو بھی بہت نقصان پہنچایا ہے۔ مگر جو کمزور اور بیمار لوگ ہیں۔ ان کی صحتوں کو تو بہت ہی نقصان پہنچا ہے۔ میں خود کئی دنوں سے قریباً صاحب فراش ہوں۔ کچھ تو درد نقرس کا دورہ شروع ہے۔ مگر زیادہ تر گرمی کی شدت کی وجہ سے میرے جگر کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے قریباً چوبیس گھنٹے میری حالت نیم جان کی سی رہتی ہے۔ اور جگر کی خرابی کی وجہ سے متلی کے دورے بعض دفعہ ایسے شدید ہوتے ہیں۔ جیسے ہیضہ کی صورت ہوتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارا معدہ ہی الٹ جائیگا۔ اس لئے سب دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ گرمی کی اس ناقابل برداشت شدت کو دور کردے۔ گرمی تو پہلے بھی تھی۔ مگر اس وقت اللہ تعالےٰ نے اس کی طرف توجہ پیدا کردی ہے۔ چنانچہ آج رات سے مجھے بھی اسی طرف

زیادہ توجہ

ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ

بارانِ رحمت

بھیج کر اپنے بندوں کو گرمی کی شدت سے بچائے۔ اور اب جبکہ میں دمنبر کی طرف آتے ہوئے گذر رہا تھا۔ تو رستہ میں مجھے بہت سے بچوں کی آوازیں بھی سنائی دیں کہ بارش کے لئے دعا کی جائے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ طبائع کے اندر یہ عام احساس پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن یہ چیزیں ہر فرد پر اثر رکھتی ہیں۔ گرمی کسی ایک انسان کے لئے نہیں آتی۔ بلکہ سب پر یکساں آتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو ہی اس کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے

خاص فضل

سے گرمی کی اس شدت کو جو بہتوں کی جانیں لے چکی ہے۔ اور بہتوں کو بیمار کر رہی ہے۔ اور کئی لوگ اسکی برداشت نہ کرتے ہوئے نیم جان ہو رہے ہیں۔ دور فرمائے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت کے افراد کو خصوصاً ایسی امراض اور تکالیف سے بچائے۔ جن کی وجہ سے خدانخواستہ ان کے اندر کسی قسم کی کمزوری پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اور وہ دین کی خدمت سے محروم رہ جائیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ یہ

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جواب

ملا ہے۔ ان آگ لگانے والوں کے افعال کا جنہوں نے لاہور اور امرتسر کے لوگوں کے گھروں کو آگیں لگائیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کو بتایا ہے۔ کہ تمہاری آگیں تو صرف چند گاؤں اور شہروں تک محدود ہیں۔ لیکن اگر ہم آگ لگانا چاہیں۔ تو ہم سارے ملکوں کو بھسم کر سکتے ہیں۔ گرمی کی اس شدت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ایک تو آئندہ فصلوں کے لئے زمیندار کوئی تیاری نہیں کر سکے۔ دوسرے ہر انسان کی صحت کمزور ہو رہی ہے۔ اور وہ طاقت اور قوت جس سے انسان اپنی ذات کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی اچھے اور مفید کام کر سکتا ہے۔ زائل ہو رہی ہے۔ ان دو امور کے بعد اب میں ایک

تیسری بات

بیان کرنا چاہتا ہوں۔

الفضل ۲ رجولائی ۱۹۴۷ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو میری فروری ۱۹۴۷ء کی ایک خواب کے متعلق ہے۔ میں نے ۲۵ یا ۲۶ رفروری کو ایک

رویا دیکھا تھا

جسے اللہ تعالےٰ نے

لفظاً لفظاً پورا

کردیا ہے۔ پہلے تو میں اسکی اور تعبیر سمجھتا تھا۔ مگر گذشتہ واقعات نے بتلا دیا ہے۔ کہ وہ خواب انہی واقعات کے متعلق تھی۔ ابھی اس خواب کے اور حصے بھی ہیں۔ جن کی تعبیر باقی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ میری وہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہے۔ جس میں آگیں لگانے کی طرف اشارہ تھا۔ میں نے وہ خواب

۲۸ رفروری

کو مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں دوستوں کے سامنے بیان کی تھی۔ اور یہ رویا اس دن سے دو تین دن پہلے کی تھی۔ یعنی ۲۵ یا ۲۶ رفروری کی اور یہ خواب الفضل ۲۰ رمارچ ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس رؤیا میں میں نے دوزخ کا ایک نظارہ دیکھا تھا۔

میں نے دیکھا کہ دوزخ میں بچھو ہیں۔ جو چھ سات گز کے قریب لمبے ہیں۔ پہلے مجھے صرف دو بچھو نظر آئے۔ جو علاوہ سات آٹھ گز لمبا ہونے کے بہت موٹے بھی تھے جیسے کہ ہوائی جہاز ہوتا ہے۔ عام طور پر تو بچھو ڈیڑھ یا دو انچ لمبے ہوتے ہیں۔ مگر وہ بچھو چھ سات گز لمبے تھے جیسے ایک اچھی بڑی کشتی ہوتی ہے۔ جس میں کہ اٹھارہ یا بیس آدمی سوار ہو سکیں۔ ان دونوں بڑے بچھوؤں میں سے ایک نے دوسرے بچھو پر حملہ کردیا۔ مگر اس نے آگے سے حملہ آور بچھو کو ایسا ڈنگ مارا کہ اسے پرے پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں بچھو ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے۔ اور دونوں نے آگ کے شعلوں کے ساتھ جو ان کے منہ سے نکلتے تھے لڑائی شروع کردی۔ اس کے بعد کچھ اور بچھو بھی پیدا ہو گئے۔ ان کے قد بھی بڑے بڑے تھے۔ گو پہلوں سے چھوٹے۔ اور انہوں نے بھی آگ کے شعلوں کے ساتھ لڑائی شروع کردی۔ ان شعلوں کا نظارہ نہایت

ہیبتناک تھا

اب دیکھو بعینہٖ یہی نقشہ گذشتہ فسادات میں دیکھنے میں آیا۔ پہلے ہندوؤں اور سکھوں نے لاہور میں جلسہ کیا۔ اور اس جلسے میں انہوں نے بڑے زور کے ساتھ اعلان کیا۔ کہ ہم مسلمانوں کو

"تلوار کے زور

سے سیدھا کر دینگے۔ یہانتک کہ ایک لیڈر کے متعلق میں نے ہندو اخباروں میں پڑھا۔ کہ تقریر کرتے ہوئے جوش سے دروازہ کے پاس آگیا۔ اور اپنی تلوار ہوا میں گھما کر کہا۔ اس تلوار کے ساتھ ہم مسلمانوں کو سیدھا کردیں گے۔ گویا لڑائی کی ذہنیت کو اللہ تعالیٰ نے بچھو سے مشابہت دی۔ بچھو کے متعلق مشہور ہے کہ ؎

نیشِ عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش ایں است

یعنی یہ جانور حملہ کرتے وقت کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ بلکہ بلا وجہ حملہ کرتے ہیں۔ اور کوئی بھی ان کے آگے آجائے۔ اسے ڈنگ مار دیتے ہیں۔ پس خواب میں بچھو دکھا کر اللہ تعالےٰ نے بتایا تھا۔ کہ ملک کے ایک طبقہ کے لوگوں کی ذہنیت ایسی ہو چکی ہے۔ کہ وہ بلا وجہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور وہ لوگ نقصان پہنچانے کے لئے کوئی وجہ اور دلیل مدنظر نہیں رکھیں گے۔ بلکہ بلا وجہ ہی وہ بچھو کی طرح ڈنگ ماریں گے۔ اور ایسے لوگ ہندوؤں میں بھی ہیں۔ اور مسلمانوں میں بھی ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ نے رویاء میں اس طرف بھی اشارہ کیا تھا۔ کہ جو لوگ حملہ میں ابتدار کریں گے انہیں

مخالف فریق

اٹھا کر پرے پھینک دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر

مسلمانوں پر حملہ

کرنے میں ابتدا کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہوئے اور مسلمانوں نے انہیں اٹھا کر پرے پھینک دیا۔ پھر دونو فریق کی آپس میں لڑائی شروع ہو گئی۔ اور جیسا کہ خواب میں دکھایا گیا تھا۔ آگ کے شعلوں سے لڑائی ہوئی۔

اور یہ نظارہ لاہور۔ امرتسر اور کئی دوسری جگہوں میں دیکھنے میں آیا۔ اور آگ کے ساتھ ایک دوسرے کو اس قدر نقصان پہنچایا گیا۔ کہ اس کی کوئی مثال ہی نہیں مل سکتی۔

ایک انگریزی اخبار

کا ایک انگریز نامہ نگار جس نے لاہور اور امرتسر کے تباہ شدہ علاقوں کا دورہ کیا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ پانچ سال کی جرمنوں کی وحشیانہ گولہ باری کے نتیجہ میں جتنے مکانات لنڈن میں تباہ ہوئے تھے۔ اس سے زیادہ مکانات

لاہور اور امرتسر کے دو تین ماہ کے فسادات

میں تباہ ہو گئے ہیں۔ گویا پانچ سال کے لمبے عرصہ میں جتنا ظلم جرمنوں نے انگلینڈ کے سب سے بڑے شہر لنڈن پر کیا تھا۔ اس سے زیادہ ظلم دو تین ماہ کے قلیل عرصہ میں لاہور اور امرتسر میں ہؤا ان فسادات کی ابتدا ۱۳ مارچ سے ہوئی۔ گویا ان فسادات سے چھ یا سات دن پیشتر خدا تعالےٰ نے مجھے بتا دیا تھا کہ اب عنقریب

آگ کی لڑائی

شروع ہونے والی ہے۔ چنانچہ یہ لڑائی شروع ہوئی۔ اور آج تک جاری ہے۔ اور کئی جگہوں سے نقصانات اور فسادات کی خبریں آ رہی ہیں۔ پھر یہ آگ کی لڑائی اتنی شدت کے ساتھ ہوئی۔ کہ بعض شہروں میں تو محلوں کے محلے خالی ہو چکے ہیں۔ اور جہاں بڑی بڑی عمارتیں تھیں۔ وہاں اب ملبے کے ڈھیروں کے سوا کچھ نہیں رہا۔ لاہور کے متعلق ایک خبر ملی ہے۔ کہ شاہ عالمی دروازہ کے اندر دو دو سو گز تک بازار کے دو رویہ مکانات بالکل بھسم ہو چکے ہیں۔ گویا صرف ایک جگہ ایک بڑے گاؤں یا ایک چھوٹے قصبہ کے برابر مکانات تباہ ہوئے ہیں۔ پھر ان فسادات میں ایک ایک محلہ میں

کروڑوں کروڑ روپیہ کا نقصان

ہؤا ہے۔ بعض جگہیں تو ان شہروں میں تباہی کا عجیب منظر پیش کرتی ہیں۔ اور کوئی شخص انہیں دیکھ کر پہچان ہی نہیں سکتا۔ کہ یہ وہی جگہیں ہیں جہاں چار چار پانچ پانچ منزلہ مکانات ہؤا کرتے تھے۔ پھر ان فسادات کے دوران میں ایسے ایسے دردناک اور جگر پاش واقعات ہوئے ہیں۔ کہ ان کو سنکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے ہیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی ان کو سنکر اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکتا۔ مجھے پرسوں ہی کسی دوست نے بتایا کہ جب آگیں لگی تھیں۔ تو جن کے گھروں کو آگیں لگائی جاتی تھیں۔ ان کے

بچے اور عورتیں

ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور نہایت عاجزانہ طور پر آگ لگانے والوں سے کہتے تھے۔ ہم تو پانچ چھ سو سال سے یہاں رہ رہے ہیں۔ ہمیں کیوں بے در اور بے گھر کرتے ہو۔ مگر اس وقت غصہ کی وجہ سے کسی کو ان دردبھرے الفاظ کی پرواہ نہ ہوتی تھی۔ اور یہ صرف اس لئے ہوتا تھا۔ کہ خدائی فیصلہ صادر ہو چکا تھا۔ کہ آگ کی لڑائی لڑی جائے اور یہ ایک

اٹل فیصلہ

تھا۔ جو بچھوؤں کی سی ذہنیت والوں کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔ پس آگ کی لڑائی ہوئی۔ اور ایسی ہوئی کہ اس نے بہت سے شہروں کو بھسم کر کے رکھ دیا۔ محلوں کے محلے اور گاؤں کے گاؤں تباہ و ویران ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ کی پیشگوئی نہایت عظیم الشان طور پر پوری ہوئی۔ اور مومنوں کے ایمان میں زیادتی کا موجب ہوئی مگر جہاں یہ پیشگوئی پوری ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی ہے۔ وہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان فسادات اور فتنوں کو دور کرنے کا کام بھی ہماری جماعت کے سپرد ہے۔ جیسا کہ خواب میں مجھے ایک بچھو دکھایا گیا۔ جس نے بیٹا کر اگر آدمی کی شکل اختیار کر لی۔ اور اس نے اس جگہ کی طرف بڑھنا شروع کیا جہاں میں بیٹھا تھا۔ اسکے بعد مجھے پیچھے سے آواز آئی۔ کہ قرآن پڑھو قرآن پڑھو اور اس آواز کے آتے ہی میں نے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اور ایسی بلند اور سریلی آواز میں پڑھا۔ کہ میں نے خود بھی محسوس کیا کہ میری آواز بہت بلند اور سریلی ہے۔ اور میں جس طرف سے گزرتا ہوں میری آواز پہاڑوں اور میدانوں میں گونج پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ نے بتایا تھا کہ بچھو صفت لوگوں کی اصلاح کا سوائے قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے اور کوئی علاج نہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ ہماری جماعت کے

کمزور لوگ

فسادات اور تباہی کے ان واقعات کو مزے لے کر سنتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمانوں کی تباہی کی خبروں کے متعلق تو نہیں۔ لیکن جب وہ یہ سنتے ہیں کہ کسی جگہ مسلمانوں نے آگ لگائی ہے تو اس خبر پر بعض کمزور احمدیوں کے چہرں پر بھی بشاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ایسی خبروں کو سنکر خوش ہونا

درندگی اور وحشت

ہے۔ اور یہ خوش ہونے کا مقام نہیں بلکہ رونے کا مقام ہے۔ تم ذرا اپنے ہی گھروں کو دیکھو کہ جب بارش کے ایام میں تمہارے گھروں کی کمزور چھتیں ٹپکنے لگتی ہیں۔ تو تم کتنے افسردہ خاطر ہوتے ہو۔ مگر اندازہ تو لگاؤ ان بے گھر اور بے در لوگوں کے متعلق کہ اس شدید گرمی کے موسم میں جبکہ خالی دھوپ ہی ناقابل برداشت ہے۔ اور گرم لو چہروں کو جھلس رہی ہے۔ وہ لوگ کیا کرتے ہونگے۔ اور پھر تصور تو کرو اس حالت کا جبکہ شہر میں آگ لگی ہوئی ہو۔ اور لوگ بھاگتے پھر رہے ہوں۔ ان کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ اور ان حالات کا ایک مومن کے دل پر کتنا گہرا اثر پڑتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ یہ لڑائیاں اور فتنے اور فسادات سوائے قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے دور نہیں ہو سکتے۔ قرآن پڑھو کا صرف یہی مطلب نہیں کہ قرآن کریم کھولکر تلاوت کرلی جائے۔ بلکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ

قرآن کریم کی تعلیم

پر عمل کیا جائے۔ اور اس کے حکمت بھرے احکام کی تمام دنیا میں اشاعت کی جائے۔ کیونکہ یہ آگیں اس وقت تک بجھ نہیں سکتیں۔ جب تک فطرتوں کے اندر تبدیلی پیدا نہ ہو جائے۔ اور بنی نوع انسان کی صحیح معنوں میں اصلاح نہ ہو جائے۔ اور ان کی فطرتوں کے اندر نرم دلی اور رحمدلی نہ پیدا ہو جائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو کہ آپ کے اندر کتنا زیادہ رحم پایا جاتا تھا۔ آپ تو کسی جانور کو دکھ دینے کو بھی برداشت نہ کرسکتے تھے۔ کجا یہ کہ زندہ انسانوں کو جلا دیا جائے۔ گزشتہ فسادات میں کئی ایسے واقعات سننے میں آئے ہیں۔ کہ

زندہ لوگوں کو اٹھا اٹھا کر

آگ میں پھینک کر جلا دیا جاتا رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ نے ایک دفعہ دیکھا۔ کہ کچھ لوگ لوہے کو تاپ کر ایک گدھے کے

مونہہ پر نشان

لگا رہے تھے (لوگ اپنے جانوروں کو لوہا گرم کر کے نشانات لگا دیتے تھے تاکہ چرائے نہ جاسکیں۔) آپ نے دیکھ کر فرمایا تم لوگ گدھے کو یہ نشان کیوں لگا رہے ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی مخلوق کو عذاب کیوں دیتے ہو۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ نشان لگانا اس لئے ضروری ہے۔ کہ اسے کوئی چرا نہ سکے۔ اس کے بغیر ہمارے جانور محفوظ نہیں رہ سکتے۔ آپ نے فرمایا اگر نشان لگانا اتنا ہی ضروری ہے۔ تو

پیٹھ پر لگانا چاہیئے

جہاں کا چمڑا سخت ہوتا ہے چہرے کے اعصاب چونکہ نازک ہوتے ہیں۔ اس لئے چہرے پر نہیں لگانا چاہیئے۔

اسی طرح ایک دفعہ آپؐ نے دیکھا۔ کہ چیونٹیوں کے سوراخوں کو آگ لگادی گئی ہے۔ صحابہؓ چونکہ جنگ کے ایام میں زمین پر سوتے تھے۔ اور اس دن جہاں لشکر اترا تھا۔ وہاں چیونٹیوں کے سوراخ تھے۔ اس لئے صحابہؓ نے

چیونٹیوں کے سوراخوں میں آگ

ڈال دی۔ آپؐ نے دیکھا تو فرمایا۔

آگ کا عذاب

خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بندوں کا حق نہیں کہ وہ کسی جاندار کو آگ کا عذاب دیں۔ اب دیکھو وہ چیونٹیاں تھیں۔ مگر چیونٹیوں کا جلانا بھی آپ نے پسند نہ فرمایا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رحم کی کیفیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک جگہ آپؐ کے ساتھ جا رہے تھے۔ کہ ہم نے

ایک فاختہ دیکھی

جس کے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ وہ بچے ہم نے پکڑ لئے اور فاختہ اڑ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آپؐ تشریف لائے۔ تو آپؐ نے دیکھا۔ تو وہ فاختہ شور مچاتی ہوئی ہمارے سروں پر اڑ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کسی نے اس فاختہ کے بچے اس سے چھین کر اسے دکھ دیا ہے۔ یہ سنکر ہم نے فوراً ان بچوں کو چھوڑ دیا۔ پس رحم ایمان کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ ہم جو خدا تعالےٰ کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ کیا قرآن کریم کی ان آیتوں کی وجہ سے کرتے ہیں۔ جن میں عذاب اور دوزخ کا ذکر آتا ہے۔ یا ہماری محبت ان آیات کی وجہ سے ہے۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی

رحمانیت اور رحیمیت کی صفات

بیان ہوئی ہیں؟ یقیناً ہم دوزخ اور عذاب کے بیان والی آیات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت نہیں کرتے۔ بلکہ ہم خدا تعالیٰ کی رحمٰن۔ رحیم۔ ستار۔ غفار اور رزاق وغیرہ صفات کی وجہ سے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر دنیا میں ہم نے محبت پیدا کرنی ہے۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم پہلے اپنے اندر محبت پیدا کریں۔ یوں تو ہم ہمیشہ ہی کہا کرتے ہیں۔ کہ جماعت کے لوگ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ مگر اس کا اثر اس وقت زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ کے قادر اور حی و قیوم ہونے کا ثبوت اس کے

تازہ نشانات

سے ملتا ہے۔ اور لوگوں کے ایمان انہی نشانات کو دیکھ کر تازہ ہوتے ہیں۔ اور قلوب کے اندر نرمی پیدا ہو جاتی ہے ہماری جماعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس وقت ایک ایسا نشان ظاہر کیا ہے۔ جس کی نظیر سارے ہندوستان میں نہیں ملتی۔ بلکہ ہندوستان تو کیا درحقیقت ساری دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے وقوعہ سے

چھ یا سات دن پیشتر

جبکہ کوئی بھی آثار ان واقعات کے پائے نہ جاتے تھے۔ اس کی خبر دی تھی۔ فسادات ۳ر مارچ کے بعد شروع ہوئے تھے۔ کیونکہ ۳ر مارچ کو سر خضر حیات خاں صاحب نے وزارت سے استعفیٰ دیا۔ اور اس استعفیٰ کی وجہ سے ہندوؤں اور سکھوں نے یہ دیکھ کر کہ وزارت ہمارے ہاتھوں سے جا رہی ہے۔ جلسے شروع کئے۔ اور اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اس کے بعد فسادات شروع ہوئے تھے۔ پس خدا تعالےٰ نے مجھے اس وقت خبر دی تھی۔ جبکہ فسادات کے لئے کوئی وجہ بھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ اور بظاہر اس کے

کوئی آثار

نظر نہ آتے تھے۔ ایک گھر کو آگ لگنے کی خبر بتائی جاتی تو یہ بھی پوری ہونے پر عظیم الشان ہوتی۔ مگر یہاں تو خدا تعالےٰ نے ایسی آگ کی خبر دی تھی۔ جس کی وجہ سے دونو فریق ایک دوسرے پر بوچھاڑ کرنے والے تھے۔ اور لمبے عرصہ تک کرنے والے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور وہ فسادات جو ۳ر مارچ کو شروع ہوئے تھے۔ آج تک ختم نہیں ہوئے۔ اور اب بھی بعض جگہوں سے آگیں لگنے کی خبریں آ رہی ہیں۔

اس نشان کے علاوہ بھی اللہ تعالےٰ نے ان دنوں

بہت سے نشانات

دکھائے ہیں۔ لیکن چونکہ آج میری طبیعت ناساز ہے۔ اس لئے میں ان کے متعلق کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ بہرحال یہ نشان جو پورا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا نشان ہے۔ کہ اگر اس کو لوگوں میں پھیلایا جائے۔ تو اس سے

احمدیت کی تبلیغ

میں بہت زیادہ مدد مل سکتی ہے۔ لاہور اور امرتسر کے لوگوں کے سامنے وہ خواب والا اخبار رکھا جائے۔ اور انہیں کہا جائے کہ آگیں لگنے کی وجہ اور اس کے لئے کوئی سبب پیدا ہونے سے قبل ہی اللہ تعالےٰ نے رؤیا میں مجھے ان واقعات کی خبر دے دی تھی۔ اور یہ وقوعہ کوئی ایسا نہیں جیسا کہ روزمرہ کے واقعات ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ اپنے اندر ندرت رکھتا ہے۔

ہندوستان کی گذشتہ تاریخ

اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ بلکہ دنیا کی تاریخ بھی اس آگ کی کوئی نظیر نہیں پیش کر سکتی۔ دنیا کے کسی انسان کے وہم و گمان اور خیال میں بھی نہ آ سکتا تھا۔ کہ اتنی آگ لگے گی۔ کہ وہ شہروں کے شہر اور محلوں کے محلے تباہ کر دیگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان آگیں لگنے کے واقعات کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی۔ کہ بہت سے لوگ جو فوج کی ملازمت سے واپس آئے تھے۔ انہیں

آگ لگانے کے طریق

معلوم تھے۔ اور پھر دونوں فریق کے لوگوں کے دلوں میں کینہ اور بغض ایک دوسرے کے خلاف اس حد تک بھرا ہوا تھا۔ کہ ان میں سے ہر ایک نے یہ سمجھا۔ کہ جب تک میں دوسرے کو آگ سے بھسم نہ کر دوں گا میرے دل کی آگ سرد نہیں ہو سکتی۔ غرض یہ اتنا بڑا نشان ہے۔ کہ اگر جماعت اسے پورے طور پر پھیلائے۔ تو یہ بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ اس خواب کے اندر ہمارے لئے بھی ایک سبق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ قرآن پڑھو۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کو

دنیا میں پھیلاؤ

پس میں اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ قرآن پڑھو اور پھیلاؤ۔ تاکہ خدا تعالےٰ لوگوں کے دلوں سے بغض اور کینے کو نکال دے۔ اور پھر دنیا میں ایسی نیک اور صالح جماعت پیدا ہو جائے۔ جیسے انبیاء کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی محبت دی ہے۔ مگر ہماری محبت لوگوں کے کام نہیں آ سکتی۔ کیونکہ بہت بڑی آگ پر اگر

ایک گھونٹ پانی

کا ڈال دیا جائے۔ تو اس پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ہماری تعداد دنیا کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے۔ جیسی پانی کے ایک گھونٹ کو بہت بڑی آگ سے نسبت ہوتی ہے۔ یہ روحانی چشمہ جبتک ساری دنیا میں پھیل نہ جائے۔ اور اسلام کی تعلیم پر صحیح رنگ میں عمل کرنے والے بغض اور کینہ رکھنے والوں سے بڑھ نہ جائیں اس وقت تک ہم امن قائم نہیں کر سکتے۔ پس ہماری جماعت کو نہایت زور کے ساتھ تبلیغ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے جو الہامات ان واقعات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے تھے۔ اور اب جو نشانات خدا تعالےٰ ہمیں دکھا رہا ہے۔ انہیں

کثرت کے ساتھ

اور بار بار لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی محبت بنی نوع انسان کی شفقت اور احمدیت کے متعلق رغبت پیدا ہو۔ اور لوگ اس طرح ہدایت پا جائیں۔ کہ انہیں دیکھ کر یوں معلوم ہو۔ کہ یہ انسان نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے فرشتے ہیں۔ جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔ اور جب وہ خدا تعالےٰ کے فرشتے بن جائیں گے۔ تو کبھی ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی نہیں کریں گے۔ بلکہ دنیا میں کامل امن اور امان رونما ہو جائیگا۔ جو لوگ ایک دوسرے پر آگ پھینکتے ہیں وہ دوزخی ہیں۔ کیونکہ آگ کو دوزخ کے ساتھ ہی نسبت ہے۔ مگر جنتی جب دوسرے پر پھینکے گا۔

پھل اور پھول

ہی پھینکے گا۔ کیونکہ جنت کے اندر پھل اور پھول ہی ہوتے ہیں۔ پس جب دنیا میں جنتیوں کی کثرت ہوگی۔ تو اس کے لازمی معنے یہ ہونگے۔ کہ فسادات معدوم ہو جائیں گے۔ پس اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اور فتنوں اور فسادات کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بغض اور کینہ رکھنے والے لوگوں کی ذہنیتوں کو بدل دیں۔ حتیٰ کہ وہ جنتی ہو جائیں۔ ورنہ اگر ہم کامیاب نہ ہوئے۔ تو خطرہ ہے کہ یہ دنیا لڑتے لڑتے اسی طرح ویرانہ بن جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

چند سوالات کے جواب

(مرتبہ خورشید احمد)

قادیان ۵ رماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بعد نماز مغرب باوجود علالت طبع کے مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔ اور ایک صاحب کے چند سوالات کے جواب میں ایک پُر معارف تقریر فرمائی حضور کے ارشادات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

الوصیت کا ایک حوالہ

سوال:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے "خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔" اس عبارت کے متعلق حضور (ایدہ اللہ) نے کئی مواقع پر فرمایا ہے۔ کہ یہ کسی آئندہ آنے والے مامور کے متعلق معلوم ہوتی ہے لیکن جماعت میں عام طور پر اس عبارت کو بھی حضور کی ذات پر ہی چسپاں کیا جاتا ہے اس کے متعلق وضاحت کی جائے۔

جواب:۔ فرمایا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جب کوئی مامور آتا ہے۔ تو وہ اپنے بعد آنے والے مامور کی بھی خبر دیا کرتا ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر نبی کی صداقت کے تین ثبوت ہوتے ہیں۔ گو ہر نبی کے ذریعہ ہی پیشگوئیوں اور الہامات کا سلسلہ ظاہر ہوتا ہے۔ جو ان کی صداقت کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے الہامات کے پورا ہونے کے لئے بھی کچھ نہ کچھ وقت لگتا ہے اس لئے جب تک کہ اس کے اپنے الہامات اور پیشگوئیاں پورا ہو کر دنیا کے لئے حجت نہ ہو۔ ایک ثبوت نبی کی صداقت کا یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ انبیاء کے ذریعہ اسی کی آمد کی پیشگوئی فرما دیتا ہے۔ تاکہ کم از کم پہلے انبیاء کو ماننے والے لوگوں کے لئے ابتدائی زمانہ میں ہی اس پر ایمان لے آنے کا موقع پیدا ہو جائے۔ گو انبیاء کی ذات خود اپنے اندر ایسے اہم نشانات اور ایسی صداقتیں رکھتی ہے۔ کہ بغیر کسی اور دلیل کے ان کی سچائی معلوم کی جا سکتی ہے مثلاً انبیاء کی پہلی زندگی ہی اتنی پاکیزہ ہوتی ہے۔ اور انہیں ایسی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت حاصل ہوتی ہے۔ کہ تمام لوگ اس کے معترف ہوتے ہیں۔ اور یہ امر کبھی عقل میں آ ہی نہیں سکتا۔ کہ ایک ایسا شخص جسے ساری قوم اعلیٰ درجے کا راستباز اور مقدس ترین انسان تسلیم کرتی ہو۔ وہ ایک رات سوئے اور صبح کو وہ دنیا کا بدتر ین انسان بن جائے۔ اور خدا کے متعلق جھوٹ بولنے لگ جائے۔ یہ ایک ایسی کھلی بات ہے۔ کہ کوئی شخص اس دلیل سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ دلیل صرف ان لوگوں کے لئے پورے طور پر حجت ہو سکتی ہے۔ جنہوں نے نبی کی پہلی زندگی کو دیکھا ہو۔ باقی لوگوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے باقی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ گزشتہ انبیاء سے اس کے متعلق پیشگوئیاں کرا دیتا ہے۔ جو اس کی ذات میں پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ دلیل قطعی اور لازمی نہیں ہے۔ عیسائی غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہر نبی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے متعلق کسی پہلے نبی کی پیشگوئی موجود ہو۔ حالانکہ اگر یہ بات ٹھیک ہو۔ تو پھر آدم کی صداقت تو یقیناً مشتبہ ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کے متعلق کوئی پیشگوئی [illegible] نہیں سکتا۔ پس یہ دلیل صرف مزید سہولت کے لئے ہوتی ہے۔ یہ ضروری اور لازمی نہیں ہے۔ کہ ہر نبی کے لئے ضرور کوئی پیشگوئی موجود ہو

دوسرا ثبوت کسی نبی کی صداقت کیلئے یہ ہوتا ہے۔ کہ خود اسے الہامات اور معجزات حاصل ہوتے ہیں۔ جو اس کی صداقت کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ تیسرا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد میں آنے والے انبیاء بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف آج ان کے متبعین جو عقائد منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً ان کا ابن اللہ ہونا وغیرہ ان کی موجودگی میں کسی مسلمان کے لئے انہیں سچا تسلیم کرنا ناممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان کے بعد میں آنے والے نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قرآن مجید نے ان کو سچا تسلیم کیا اس لئے ہم بھی انہیں سچا مانتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو عقائد ان کی طرف آج منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ لوگوں نے خود ایجاد کئے ہیں ورنہ وہ خود ایسے عقائد نہ رکھتے تھے۔

پس نبیوں کی صداقت کے یہ تین دلائل ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ پہلی دلیل یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے متعلق ان سے پہلے آنے والے انبیاء کی پیشگوئی موجود ہوتی ہیں۔ اسی دلیل کی بناء پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" کی تحریر میرے سامنے آتی تھی۔ تو میں خیال کرتا تھا۔ کہ ہمارے متعلق تو اور کئی حوالے موجود ہی ہیں۔ آخر آئندہ آنے والے کسی مامور کے لئے بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں کوئی حوالے ہونے چاہئیں۔ پس اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت میں اس حوالے کو کسی آئندہ آنے والے مامور کے متعلق خیال کیا کرتا تھا۔ لیکن بعد میں جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں پر زیادہ غور کیا۔ تو مجھے اور کئی ایسے حوالے مل گئے جن میں آئندہ آنے والے مامور کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جب یہ حوالے مل گئے تو پھر الوصیت کے اس حوالہ کو لازماً کسی اور مامور پر لگانے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ اب تو میرے نزدیک اقرب ترین قیاس یہی ہے۔ کہ چونکہ اس حوالے کا مضمون مصلح موعود کی پیشگوئی سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ اس لئے یہ بھی مصلح موعود ہی کے متعلق ہے۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعض خاص بندوں پر قرآن مجید کی بعض آیات کے معانی الہاماً نازل فرمایا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضور پر بھی بعض معانی کا الہاماً انکشاف ہوا۔ اگر کوئی شخص ان الہاماً بتائے ہوئے معانی کو درست تسلیم نہ کرے۔ تو کیا اس پر وعید لازم نہیں آتا۔

جواب:۔ وعید کا لفظ بعض تفصیلی طبیعتیں یونہی استعمال کرتی رہتی ہیں۔ ورنہ اصل چیز وعید نہیں ہے۔ در اصل بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ ہر معاملہ کے متعلق وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تب مانیں گے۔ جب یہ بتاؤ۔ کہ اسے نہ ماننے کی صورت میں کیا وعید ہے۔ مجھے ہمیشہ ایسے لوگوں پر تعجب آیا کرتا ہے۔ کیا دنیا میں ہر چیز وعید سے بچنے کے لئے ہی کی جاتی ہے؟ کیا سارے طالب علم صرف اس لئے محنت کیا کرتے ہیں۔ کہ ہم فیل نہ ہو جائیں۔ حالانکہ بہت سے طلباء کے مدنظر یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم زیادہ نمبر حاصل کریں۔ پس محض وعید ہی اصل چیز نہیں ہوتی۔ مدارج کا فرق بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ جنت میں بعض جنتیوں کے مدارج اتنے بلند ہوں گے جیسے زمین سے ستارے بلند ہوتے ہیں۔ کیا اب یہ عقل کی بات ہوگی۔ کہ کوئی شخص کہے۔ کہ مجھے صرف اتنی ہی نیکی کی ضرورت ہے۔ جس سے دوزخ سے بچ جاؤں۔ اس سے زیادہ نیکی کی ضرورت نہیں ہے۔ پس ہر بات میں صرف وعید کو مدنظر رکھنا درست نہیں ہے۔ بلکہ مدارج کی بلندی کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اوّل تو یہ بات عقل میں ہی نہیں آ سکتی۔ ایک شخص جو مجھے سچا تسلیم کرے کیا وہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ نے فلاں آیت کے معنی جو الہاماً بتائے ہیں۔ وہ درست نہیں ہیں۔ اور آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسا کرے بھی تو وعید کا سوال نہیں ہے۔ اس کا درجہ یقیناً گر جائے گا۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ نے ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء کی گیارہ رکعتیں سرّاً پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور فجر۔ مغرب اور عشا کی چھ رکعتیں جہراً پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟۔

جواب:۔ نماز کی اصل غرض اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ذرائع کئی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ایک ذریعہ منفردانہ طور پر اور ایک ذریعہ جماعتی طور پر خدا تعالیٰ سے باتیں کرنے کا ہے۔ بعض دفعہ انسان پر سوز و گداز کی کیفیت ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں منفردانہ طور پر نماز پڑھنے میں لطف آتا ہے۔ اور بعض اوقات طبیعت ٹھنڈی پڑی ہوئی ہوتی ہے ایسے وقت

میں جماعتی طور پر نماز کے ذریعے اس کی حالت درست ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات جب امام پر سوز و گداز کی کیفیت ہو۔ اور وہ بالجہر قرأت پڑھے۔ تو ایسی ملتدی کی طبیعت پر بھی اثر پڑ جاتا ہے۔ اور اس میں سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس کبھی خلوت میں نماز کا لطف ہوتا ہے۔ کبھی جلوت میں اسلام کی تعلیم چونکہ فطرت کے عین مطابق ہے اس لئے نماز میں دونوں حالتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے بعض رکعتیں خلوت میں ہوتی ہیں تاکہ جن لوگوں پر سوز و گداز کی کیفیت ہے۔ وہ دل کھول کر خدا تعالیٰ سے باتیں کریں۔ اور بعض رکعتیں بالجہر رکھ دیں۔ تاکہ ٹھنڈی طبیعتیں امام کے سوز و گداز سے متاثر ہو کر اپنے قلوب کو بھی گرما لیں۔ دن کے وقت چونکہ فضا میں سکون نہیں ہوتا بلکہ شور ہوتا ہے۔ اور آواز زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اس لئے ظہر، عصر کی رکعتوں میں قرأت سراً رکھ دی۔ مغرب عشاء کے وقت چونکہ نسبتاً فضا میں سکون ہوتا ہے۔ گو پورا سکون نہیں ہوتا۔ اس لئے کچھ رکعتیں سراً اور کچھ جہراً رکھ دیں۔ صبح کے وقت چونکہ جو کی صفائی کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ اور فضا میں مکمل سکون ہوتا ہے۔ اور ایسے وقت میں آواز بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے فجر کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قرأت بالجہر پڑھنے کا حکم دے دیا۔

آپ اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں

کہ تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے ہر سپاہی کو اپنے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ زیادہ سے زیادہ ۲۹۔ رمضان المبارک کی دوپہر تک مرکز میں اس لئے داخل کرنا ہے۔ کہ اس کا نام حضرت اقدس کے حضور اس دعا کی خاص فہرست میں شامل ہو جائے۔ پس بیرون ہند اور اندرون ہند کی تمام جماعتیں اور افراد اس پر خاص توجہ فرمادیں۔ نیز نادہندگان کی فہرست بھی معہ روپیہ کے امداد غرباء کے لئے حضور میں پیش کرنا ازبس ضروری ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

علامہ چیف یوسف تماس [illegible] آف دابا کوار [illegible] گولڈ کوسٹ کی جانب اور کیف [illegible] باشندوں نے خیال [illegible] ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ احباب اُن کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں [illegible] صاحب شالی کے والد صاحب بیمار ہیں۔ وہ احباب سے اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی [illegible]

مجاہدین احمدیت

(از جناب محمد شفیع صاحب اشرف)

مجاہدین جماعت عضب آسماں ہیں
مروڑ دینگے کلائی نئے تمدن کی
یہ کفر و دجل کے خرمن جلا کے چھوڑینگے
انہیں مٹائینگے نازاں ہیں جن پہ بیدینی
بدل ہی جائیگی کہنہ روش زمانے کی

یہی ہیں جن سے زمانے کی نظریں حیراں ہیں
وہ نوجواں ہیں حوادث بھی جن سے لرزاں ہیں
کہ انکی آہیں شرر بار آتش افشاں ہیں
زمانے کو یہ بتا دینگے ہم مسلماں ہیں
نئی زمین نئے آسماں کے ساماں ہیں

مرا بھی کاش انہیں میں شمار ہو جائے
ہزار حسرتیں دل میں مقیم و پنہاں ہیں

ہیں آرزوئیں بہت بیقرار سی دل میں
مچل رہے مرے سینے میں لاکھ ارماں ہیں
میری جبین سعادت ہے انقلاب کی صبح
ہزار سیل میری انگلیوں پہ رقصاں ہیں

شرف ہے جن کی غلامی کا مجھ کو اے اشرف
وہی تو حضرت مہدی، مسیح دوراں ہیں!

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنج درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے۔ کہ موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۳؎ درمیانی شیشی ۲؎ چھوٹی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

شفا میڈیکو

قادیان کی بڑھتی ہوئی طبی ضروریات کے مدنظر ایک ڈسپنسری کھولی گئی ہے جس میں تمام قسم کی ادویہ انشاءاللہ مہیا ہو سکیں گی۔ نسخہ جات بھی بہت احتیاط سے بنائے جائیں گے۔ یہ ڈسپنسری ناصری گنج ریتی چھلہ دوکانات ملکیت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب میں واقع ہے۔ احباب اپنی طبی ضروریات کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں انہیں انشاءاللہ ہر طرح سے مطمئن کیا جائیگا۔ منیجر شفا میڈیکو

باموقعہ مکان برائے فروخت

تعلیم الاسلام کالج کے قریب ایک مکان قابل فروخت ہے۔ ضرورت مند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ مفتی محمد صادق قادیان

فوری علاج

یعنی "گھریلو طبیب" امرت دھارا کی قسم کی تمام دواؤں کا سرتاج بدہضمی پیٹ درد۔ متلی۔ قے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے کا نہایت مجرب اور زود اثر علاج ہے۔
قیمت فی شیشی اڑھائی روپے
طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں

خوشبو لگانا سُنّت ہے

بوئے چمن بہت پائیدار عطر ہے۔ کئی کئی دنوں تک اسکی خوشبو کپڑوں میں رہتی ہے اور اسکی خوشبو کچھ وقفہ کے بعد بدل بدل کر آتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے

شامِ شیراز:۔ بہت مقبول عطر ہے اور خوشبو نہایت اعلیٰ۔ ہندوستان سے باہر بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چار روپیہ فی تولہ

چنبیلی:۔ چنبیلی کے پھول میں یہ خصوصیت ہے کہ اس کی خوشبو اپنے آس پاس کے رقبہ میں پھیل کر اسے خوب مہکا دیتی ہے آپ دیکھیں گے کہ انڈین کیمیکل کمپنی کا عطر چنبیلی کا عطر چنبیلی کے پھول کے اس وصف کو جو قدرت نے اسے عطا کیا ہے پوری پوری ترجمانی کرتا ہے۔ آپ اسے استعمال کر کے خود محسوس کریں گے کہ آس پاس کا ماحول ایک عجیب بھینی بھینی خوشبو سے مہک اٹھا ہے، چار روپیہ تولہ

گلاب:۔ گلاب کا پھول پھولوں میں سرتاج مانا گیا ہے۔ اسی طرح انڈین کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ گلاب کا عطر، تمام گلاب کے عطروں میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ چار روپیہ تولہ۔

خس:۔ گرمیوں کا خاص تحفہ ہے۔ چار روپے تولہ

ہمارے تمام قسم کے عطر قادیان میں افضل برادرز اور ملک عنایت اللہ صاحب الحکم سٹریٹ نیز دواخانہ خدمت خلق سے مل سکتے ہیں باہر کے احباب ہم کو براہ راست آرڈر بھجوائیں تو ان کی فوراً تعمیل ہوگی۔

نیز احمدی دوکاندار باہر کے شہروں میں اگر ان عطروں کی ایجنسی لینا چاہیں۔ تو ہم سے خط و کتابت کریں۔ عطر نہایت مقبول ہو رہے ہیں اور تاجر احباب کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو اپنی ایجنسی دیں۔ ہم احمدی احباب کو ترجیح دیں گے۔ ان کی مقبولیت کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ ایسے عطروں میں بعض قسم کی خامیاں جو چلی آرہی تھیں وہ ایک لمبے تجربہ کے بعد دور کی گئی ہیں۔

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

ضروری خبریں

آزادیٔ ہند کا تاریخی بل منظر عام پر!

"دنیا نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے"

لنڈن ۴ر جولائی "ہندوستان کی آزادی کا مسودہ قانون" جس کا ایک عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ آج برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں پیش کر دیا گیا۔ اس بل کے مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان میں دو آزاد مستعمراتی حکومتیں قائم کر دی جائیں گی۔ جو انڈیا اور پاکستان کے نام سے موسوم ہوں گی۔

۱۵ر اگست سے قیصر ہند کا خطاب ملک معظم کے نام کا حصہ نہیں رہے گا۔ ریاستوں اور آزاد قبائلی علاقوں کے درمیان تمام معاہدے ختم ہو جائیں گے۔ دونوں نو آبادیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ گورنر جنرل مقرر کئے جائیں گے۔ اور برطانوی پارلیمنٹ کا کوئی قانون ان دونوں مستعمراتی حکومتوں میں نافذ نہ رہے گا۔ دونوں حکومتوں کے دستور ساز اداروں کو آئین بنانے کی پوری آزادی ہوگی۔ اور برطانوی حکومت پر کوئی ذمہ داری نہ رہے گی۔ ۱۵ر اگست کے بعد بنگال اور پنجاب دو دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ اور ان کی حدود حد بندی کے کمشن کے فیصلے تک وہی رہیں گی جن کا اعلان ۳ر جون کے برطانوی اعلان میں کیا گیا تھا۔ دونوں حکومتوں کو اتحادی اقوام کی انجمن میں شامل ہونے کی پوری آزادی ہوگی۔ اور دونوں حکومتوں کا ایک ہی ہوگا۔ لارڈ لسٹوول نے بل کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ چالیس کروڑ انسانوں کو محض قانونی کارروائی کے ذریعہ آزادی دے دی گئی ہو۔

عارضی حکومت مستعفی ہوگئی

نئی دہلی ۵ر جولائی پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے کانگرسی رفقاء عبوری حکومت کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور اپنے استعفے وائسرائے کے حوالے کر دیئے ہیں۔ امید ہے کہ مسلم لیگی ارکان بھی مستعفی ہو جائیں گے۔

ان استعفوں سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ عبوری حکومت فوراً توڑ دی جائے گی ہندوستان کی آزادی کا جو بل پارلیمنٹ میں پیش ہوا ہے۔ اس کے مطابق ہندوستان کے نظم و نسق میں اہم تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ ایسی تبدیلیوں کے وقوع پذیر ہونے سے قبل مرکزی حکومت کے ارکان عام طور پر مستعفی ہو جایا کرتے ہیں۔ ان استعفوں سے وائسرائے کے لئے عارضی حکومت کو نئے سرے سے تشکیل کرنا آسان ہو جائے گا۔ تاکہ نئی حکومت تقسیم ہند سے پیدا شدہ مسائل کو بطریق احسن سرانجام دے سکے۔

افغانستان کی بیجا مداخلت

لنڈن ۴ر جولائی۔ لارڈ لسٹوول نے ہندوستان کی آزادی کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے ایک صحافتی کانفرنس میں کہا۔ کہ افغانستان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہندوستان کے شمال مغربی سرحدی صوبے کے پٹھانوں کے حالات میں دخل دے۔ اگر سرحدی صوبے کے لئے ابھی سے کانٹ چھانٹ کی تحریک کو پاؤں جمانے کی اجازت دیدی گئی تو کئی قسم کی مشکلات کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

تقسیم کمیٹیوں کی از سر نو ترتیب

لاہور ۵ر جولائی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی تقسیم کے سلسلے میں جو کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں۔ ان میں مسلمانوں کو کوئی نمائندگی نہیں دی گئی تھی۔ اس پر مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں ان کمیٹیوں کو از سر نو ترتیب دیا گیا ہے اور ہر کمیٹی میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔

بلا پیشگی وصولی چندہ پرچہ جاری نہیں رہیگا!

حسب ذیل ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائیگا۔

(۱) پیشگی قیمت وصول کئے بغیر الفضل جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۲) جس وقت کسی خریدار کی قیمت ختم ہو جائیگی پرچہ بند کر دیا جائے گا۔ اور پھر قیمت وصول کئے بغیر جاری نہیں ہوگا۔

(۳) کسی صاحب کے محض یہ لکھ دینے پر کہ پرچہ جاری رکھا جائے وہ قیمت بھجوا رہے ہیں۔ پرچہ جاری نہیں رہیگا۔

(۴) کوئی اشتہار بلا وصولی پیشگی اجرت اخبار میں شائع نہیں کیا جائے گا۔

جنرل مینجر

محاسب کے ذریعہ چندہ بھجوانے والے خریداران الفضل

حسب ذیل امور کا خیال رکھیں

ہم آپ کے کھاتہ میں اس وقت تک چندہ کی وصولی نہیں ڈال سکتے۔ جب تک کہ محاسب صاحب صدر انجمن سے ہمیں آپ کے چندہ کی وصولی کی اطلاع باقاعدہ نہ مل جائے۔

آپ اپنے اپنے سیکرٹری مال کو خاص طور پر توجہ دلائیں کہ وہ الفضل کا چندہ جلد از جلد ارسال کر دیا کریں۔ تا آپ کا پرچہ جاری رہے۔ ورنہ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات اور مرکز کی خبروں سے محروم رہیں گے۔

جنرل مینجر الفضل

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

۲۰ر جولائی سے "تعلیم القرآن کلاس" شروع ہے۔ مجالس کی طرف سے جلد نمائندگان کے نام آجانے چاہئیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

صدر حدود کمیشن کا تقرر

نئی دہلی ۵ر جولائی۔ گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر سیرل ریڈ کلف سرحد کمیشنوں کے صدر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ برطانیہ کے ممتاز ماہر قانون ہیں۔ اس وقت انگلستان کی جنرل کونسل آف دی بار کے نائب صدر ہیں۔

ترجمۃ القرآن انگریزی کے متعلق اعلان

قرآن مجید انگریزی کی جلد اول طبع ہو کر قادیان میں آچکی ہے۔ اس کی جلد بندی ہو رہی ہے۔ اس جلد کی قیمت جن دوستوں نے پیشگی ادا کر دی ہوئی ہے۔ ان کو اس پتہ پر جلدیں بھجوا دی جائیں گی۔ اور اگر کسی دوست کا پتہ سابقہ تبدیل ہو چکا ہو۔ تو بک ڈپو میں فوراً اطلاع آ جانی چاہیئے۔ تاکہ پتہ درست کیا جا سکے۔

ناظر تالیف و تصنیف

احمدی ڈرافٹمین اور نقشہ نویسوں کی فوری ضرورت

ایک فوری اور ضروری کام کے لئے احمدی ڈرافٹمین اور نقشہ نویسوں کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جو احمدی ڈرافٹمین اور نقشہ نویس اس اعلان کو دیکھیں فوری طور پر قادیان پہنچ جائیں۔ دیگر احباب جماعت کا بھی فرض ہے کہ اگر ان کی نظر سے یہ نوٹ گزرے۔ اور انہیں احمدی ڈرافٹمین اور نقشہ نویسوں کا علم ہو تو وہ فوری طور پر ان کا نام اور مکمل پتہ دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ اور ان احمدی ڈرافٹمین اور نقشہ نویسوں کو فوراً بھجوانے کا انتظام کریں۔ یہ واضح رہے کہ اس اعلان کے مخاطب صرف پرائیویٹ کام کرنے والے یا پنشنر احباب ہی نہیں بلکہ ملازمت پیشہ طبقہ بھی اس اعلان کا مخاطب ہے۔ یہ کام ۱۲ر جولائی تک رہیگا۔ اس لئے رخصت حاصل کر کے فوراً یہاں پہنچ جانا چاہئے۔ تا کام بروقت ختم ہو سکے۔

انچارج دفتر قیام امن و صلح قادیان

ایک مڈل پاس کی ضرورت

ایک مڈل پاس نوجوان کی ضرورت ہے جسے لائلپور سے باغبانی کی ٹریننگ دلانے کے بعد بطور مالی رکھا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی

درخواستیں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

انچارج ایم این اسٹیٹ قادیان